مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ سے محبت، اس کے رسول ﷺ سے محبت، اہلِ بیت سے محبت

اہلِ بیت کون کون ہیں، تصوف میں حضرت علیؓ کا مقام سب سے ممتاز ہے

تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

کیسٹ نمبر ۴۰ سائیڈ بی/ ۸۴۔۱۰۔۵

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ اَحِبّوا اللّٰہ لما یغذوکم من نعمۃٍ واَحِبّونی لحب اللّٰہ واحبوا اھلَ بیتی لحبی. رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۳

حضرت آقائے نامدار ﷺ نے اپنے اہلِ بیت کی محبت بھی بتلائی ہے اور فرمایا مثلاً **اَحِبّوا اللّٰہ لما یغذوکم من نعمۃ اللّٰہ** سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں نعمتیں دیتا ہے طرح طرح کی نعمتیں روزانہ مسلسل مدتوں ساری عمر اور اس کی نعمتیں اتنی کثیر ہیں کہ نظر نہیں آتیں اور پھر ذہن ہی نہیں جاتا اُدھر کہ یہ بھی نعمتیں ہیں۔ ہوا نعمت ہے پانی نعمت ہے ان دو میں سے کوئی چیز اگر نہ ملے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا تو اس طرح سے اگر اُس کی نعمتیں شمار کی جائیں تو بے شمار ہیں۔ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت رکھو اور وجہ عقلی بتلائی کہ خداوند کریم نے تمھیں پیدا کیا ہے، عدم سے وجود میں وہ لایا ہے اور پھر تمہارے لیے وجود کی بقاء کا انتظام کیا ہے اور اس کو وہ قائم رکھے ہوئے ہے تو وہ قابلِ محبت ہے سب سے زیادہ، **لما یغذوکم من نعمۃ** وہ تمہیں نعمتیں عنایت فرماتا ہے غذا کے طور پر دیتا ہے **واحبونی لحب اللّٰہ** اور مجھ سے اس لیے محبت رکھو کہ خدا کا حکم ہے اور میں خدا کا پیغمبر ہوں، خدا نے گویا مجھے تمہارے لیے چُنا ہے **واحبوا اھل بیتی لحبی** اور میرے اہلِ بیت سے تعلق رکھو محبت رکھو میری وجہ سے کیونکہ تمہیں مجھ سے محبت ہے لہٰذا میرے اہلِ خانہ

سے بھی تمہیں محبت ہونی چاہیے۔ایک حدیث ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روایت فرمائی ہے ۱؎ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وھو اخذ بباب الکعبۃ وہ کعبۃ اللہ کا دروازہ تھامے ہوئے تھے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سُنا ہے کہ مَثَل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح یا مِثْل سفینۃ نوح میرے اہل خانہ کی مثال ایسے ہے تم میں جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک جو اس کشتی میں سوار ہوگا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس سے ہٹ جائے رہ جائے وہ نجات نہیں پائے گا برباد ہو جائے گا۔اب اہلِ بیت میں جناب رسول اللہ ﷺ کے اہلِ خانہ سب سے پہلے آتے ہیں (یعنی) ازواجِ مطہرات آتی ہیں۔

ازواجِ مطہراتؓ سے علوم وعقائد منقول ہوئے ہیں :

اب ازواجِ مطہرات کے ذریعے جو علوم پہنچے ہیں ہم تک ، وہ علوم بہت زیادہ ہیں عورتوں کے متعلق جو علوم ہیں جن میں پاکی ناپاکی سے لے کر عبادتوں تک بلکہ عقائد تک وہ بھی ازواجِ مطہرات سے پہنچے ہیں ہم تک ۔میں نے دیکھا ایک کتاب ہے اُس میں عقائد کے باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری حصہ میں جہاں (تذکرہ) آتا ہے وہاں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کی جو صفات آئی ہیں اُن پر ایمان رکھنا واجب ہے اور یہ بحث نہیں کی جاسکتی کہ یہ کیسے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کیسے کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی صفات معلوم ہیں کَیْف ۲؎ مجہول ہے، ایمان واجب ہے جو جو قرآنِ پاک میں آگیا بس اُن پر ایمان واجب ہے تو صفات باری تعالیٰ کے بارے میں ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں علوم ان (ازواج مطہرات) سے پہنچے ہیں۔ایک صحابی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب بھی ہم نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اُن کے پاس معلومات پائی ہیں اس مسئلہ کے بارے میں ۳؎ تو علم اُن کا بہت زیادہ تھا۔آقائے نامدار ﷺ سے بھی ایک روایت میں ملتا ہے آپ نے انھیں ہدایت فرمائی تھی کہ عائشہ لیکن شِعَارُکِ العلم تمہارا شعار علم ہونا چاہیے۔

یہ بھی اہلِ بیت ہیں :

اور اِدھر انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں یعنی بیٹی اور بیٹی کی اولاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ انھیں اہلِ بیت فرمایا ہے اب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تصوف چلا ہے سلوک چلا ہے اور ہمارے ہاں اتنا بڑا علاقہ ہے کروڑوں کی آبادی ہے مسلمانوں کی ہندوستان ، پاکستان ، بنگلہ دیش ، برما ، افغانستان بھی لگالیں تو ان سب میں جو طریقے رائج ہیں وہ طُرقِ معروفہ ہیں چشتی ہو، نقشبندی ہو، قادری ہو، سہروردی ہو یہ سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچے ہیں۔

۱؎ بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۳ ۲؎ کیفیت ۳؎ مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۴

حضرت مجدد صاحبؒ کی رائے مبارک :

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تعریف کی ہے اُس طریقہ کی اُس لائن کی کہ جو ابو بکر رضی اللہ عنہ پر جاتی ہے لیکن وہ لائن دو جگہ سے ٹوٹ رہی ہے یعنی زندہ کو فیض حاصل ہوا ہے وفات شدہ شیخ سے بہت عرصہ بعد ایک جگہ پچاس سال کا فاصلہ ہے ایک جگہ ڈیڑھ سو سال کا فاصلہ ہے دو جگہ انقطاع آرہا ہے اس واسطے اس کو تبرکاً تو مانتے ہیں لیکن مجدد صاحب اُس کو بہت زیادہ فوقیت دیتے ہیں۔

تصوف اور حضرت علیؓ :

لیکن جو سلسلے رائج الوقت ایسے ہیں کہ جو مسلسل بلا انقطاع پہنچتے ہیں تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک ہی پہنچتے ہیں۔ تصوف اور سلوک دیکھا جائے تو اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام سب صحابہ کرام میں ممتاز ترین اور بلند ترین ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ''مدینۃ العلم'' ہوں اور ''علی بابہا''، علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ شہر کے تو بہت سے دروازے ہوتے ہیں ایک دروازہ حضرت علی ہیں یہ کون سے علوم کا دروازہ ہے خاص طور پر ان علوم کا دروازہ ہیں، اور باقی علوم ان کے پاس بہت زیادہ تھے۔ صحابہ کرامؓ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑے درجے کے صحابی تھے مگر مسائل میں مشورہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بعد پوری اُمت میں سب سے بڑے ہیں لیکن مسائل میں کئی جگہ کئی مسئلے ایسے ہیں جن میں اُنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رجوع فرمایا ہے اُن سے مشورہ لیا ہے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ٹوکا ہے اس طرح سے اور بھی حضرات ہیں کچھ، لیکن اتنے نہیں، کبھی کوئی واقعہ ہوگیا ہو جیسے عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی باتیں منقول ہیں ایک آدھ بات کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجوع کیا ہو اُن سے رائے لی ہو اُن سے، پہلے ایک حدیث شریف گزری تھی [۱] کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں دو بھاری چیزیں ایک اہلِ بیت اور ایک کتاب اللہ۔

اشکال :

اب اس حدیث پر اشکالات ہوتے ہیں منع بھی کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے، یہ بھی کہتے ہیں بعض حضرات، مگر یہ کہنا بڑا مشکل کام ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح روایات ہیں سچ مچ میں تو اس سے بہتر ہے کہ اس کی توجیہ کرلی جائے اُس کا مطلب سمجھا جائے کہ کیا مطلب ہے۔

---

[۱] ص ۵۶۸ مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۹ ترمذی شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف عن جابرؓ و عن زید ابن ارقمؓ

اشکال کا رفع :

تو مطلب یہ ہے اس کا کہ کتاب اللہ اور میری جو عترت ہے جو اہلِ بیت ہیں وہ قائم رہیں گے اور ان دونوں کو جو مانے وہ صحیح راہ پر رہیں گے تو اب شیعہ تو اس سے خود ہی نکل جاتے ہیں کیونکہ وہ دونوں کو نہیں مانتے قرآن پاک کو وہ نہیں مانتے تو معلوم ہوا کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ بیک وقت ان کا ماننا کافی ہو سکتا ہے اور بیک وقت ان کے ماننے والے ہی صحیح ہوں گے ورنہ کوئی اِسے مانے گا کوئی اُسے مانے گا، تو ہوا اسی طرح سے ہے کچھ طبقہ خوارج کا بن گیا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانا کچھ شیعوں کا بن گیا جنھوں نے اُنھیں مانا مگر قرآنِ پاک کو نہیں مانا اور صحیح ماننے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس کو جس درجہ کا وہ ہے اس درجہ کا مانے اگر اس سے آگے بڑھا دے گا تو وہ پھر ماننا نہیں کہلاتا۔

مثال سے وضاحت :

اگر کسی ڈپٹی کمشنر کو کہہ دیں کہ آپ تو گورنر ہیں تو وہ منع کرے گا کہ نہ کہو مجھے یہ، اور ڈرے گا کہ اگر کمشنر یا گورنر کو خبر ہو گئی تو میرے سے باز پُرس ہو گی وہ تو نہیں کہے گا کبھی، اور یہ اس کی تعریف بھی نہیں کہلائے گی کہ اس کو زیادہ بڑھا دیا، صحیح تعریف وہی ہے کہ جو جس درجہ کا ہے اُس درجہ کے مطابق اُس کی تعریف ہو، اور اگر اس کو بڑھا کر آگے کر دیا حتی کہ بعضوں نے خدا کہہ دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو، اور دوسرا طبقہ جو ہے وہ کہتے ہیں کہ وحی ان پر آرہی تھی نبی ہونے والے تھے، جبرائیل علیہ السلام نے ایسی غلطی کی...... یہ طرح طرح کی چیزیں چلی آرہی ہیں۔ تو یہ سب چیزیں باتیں۔ بے اصل ہیں جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان حضرات سے محبت رکھو میرے اہل خانہ سے محبت رکھو اور اس لیے رکھو اس نیت سے رکھو کہ وہ میرے اہلِ خانہ ہیں اور مجھ سے اس لیے رکھو کہ میں خدا کا رسول ہوں اور خدا سے اس لیے محبت رکھو کہ اُس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور نعمتیں دی ہیں طرح طرح کی، اور اُن نعمتوں میں تسلسل ہے ایک منٹ کے لیے بھی بند ہو جائیں تو زندہ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقائد اور صحیح راہ پر قائم رکھے آمین۔ (اختتامی دُعاء) ----------